

1848- جدید آلات کے ذریعہ تجارتی معاہدے کرنے کا حکم

سوال

جدید ایجاد کردہ آلات مثلاً فیکس، ٹیلی فون، ٹیلیکس، اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ خرید و فروخت اور کرایہ وغیرہ کے معاہدے کرنے کا حکم کیا ہے، اور جب کہ عادی معاہدے کی مجلس تو دفاتر یا دوکان اور مارکیٹ وغیرہ میں ہوتی تھی تو جدید آلات کے استعمال سے کس طرح ہوگی؟

پسندیدہ جواب

شروط شرعیہ کے ساتھ اور موانع کی غیر موجودگی میں جب لمباج و قبول ہو تو شرعی معاہدہ ہو جاتا ہے، اور خرید و فروخت کے معاہدہ میں لمباج و قبول کی مثال یہ ہے کہ: فروخت کرنے والا کہے کہ میں نے فروخت کیا اور خریدار کہے میں نے اسے قبول کیا، اور اس ترقی کو دیکھتے ہوئے جو دور حاضر میں ایک دوسرے سے رابطہ کرنے کے وسائل میں ہو چکی ہے اور جن وسائل کے ساتھ معاملات جاری ہیں اور مالی معاملات میں تجارتی معاہدے بڑی تیزی کے ساتھ کیے جا رہے ہیں، اور معاہدات کی متعلق جو کچھ فقہاء نے کہا ہے اسے سامنے رکھتے ہوئے کہ معاہدہ لکھ کر یا اشارہ یا پھر ایلپی بھیج کر ہوتا ہے، اور جو یہ فیصلہ شدہ ہے کہ معاہدہ کرنے والے دونوں فریق حاضر ہوں اور مجلس ایک ہی ہو۔ وصیت اور وکالت وغیرہ کے علاوہ۔ اور لمباج و قبول میں مطابقت ہو، اور ایسا کوئی کام صادر نہ ہو جس سے معاہدہ کرنے والے دونوں فریقوں میں کسی ایک کا معاہدہ سے اعراض پر دلالت کرے، اور لمباج و قبول کے مابین موالات بھی عرف کے مطابق ہوں، اسے دیکھتے ہوئے مندرجہ ذیل مقرر کیا گیا ہے:

اول:

جب کوئی معاہدہ دو غائب اشخاص کے مابین ہو جو ایک جگہ پر جمع نہ ہوں اور نہ ہی ایک دوسرے کو بعینہ دیکھ رہے ہوں اور نہ ہی ایک دوسرے کی بات سن رہے ہوں، اور ان دونوں کے مابین رابطہ کتابت، یا پھر خط یا ایلپی کے ذریعہ ہو، اور یہ تار اور ٹیلیکس اور فیکس اور کمپیوٹر کی سکریں پر بھی منطبق ہوتا ہے، لہذا اس حالت میں اس وقت معاہدہ پایہ تکمیل تک پہنچے گا جب دوسری طرف سے ارسال کیا گیا لمباج قبول کر لیا جائے۔

دوم:

جب ایک ہی وقت میں دونوں طرف سے
معادہ پورا ہو جائے اور وہ دونوں ایک دوسرے سے دور جگہ پر ہوں، اور اس طلاق ٹیلی
فون، اور وائرلس پر بھی ہوتا ہے، تو اس معادہ کو کرنے والے حاضر شمار کیے جائیں
گے، اور اس حالت پر وہ اصلی احکام لاگو ہونگے جو فقہاء کے ہاں اس مسئلہ میں مقرر
کردہ ہیں جن کا اشارہ الہیہا جہیں کیا گیا ہے۔
سوم:

جب ایجاب کے وقت ان وسائل کے ساتھ
کوئی عارض پیش آجائے تو اس مدت میں ایجاب پر ہی باقی رہے گا اور اسے رجوع کرنے کا
کوئی حق نہیں۔
چارم:

سابقہ قواعد و ضوابط نکاح کو شامل
نہیں کیونکہ اس میں گواہوں کی شرط پائی جاتی ہے، اور قبضہ کی شرط سے بھی علیحدہ
نہیں ہوا جاسکتا، اور اس المال پہلے دینے کی شرط کی بنا پر بیع سلم بھی نہیں۔
پنجم:

جس چیز میں کھوٹ یا جعل سازی اور
غلطی کا احتمال ہو اس میں ثبوت کے قواعد و ضوابط پر عمل کیا جائے گا۔